

دوم اپنی تنگ و دُور اس دائرے سے باہر نہیں ہونے دی، جو مقرر کر دیا گیا، یعنی اصل آرزو محبوب حقیقی کے حضور میں باریاب ہونے کی ہے۔ اسی کے لیے تڑپ رہے ہیں، لیکن جب تک وہ نصیب نہ ہو، کعبے کی زیارت میں بھی تامل نہیں، کیونکہ کعبہ ذاتِ باری تعالیٰ سے خاص نسبت رکھتا ہے۔

۸۔ شرح : دوستوں اور ہم نشینوں نے میری آہ و زاری کے بارے میں محبوب کے پاس نہایت پر تاثر تقریر کی۔ بہت کہا کہ عاشق در ماندہ کو اس حالت میں رکھنا مناسب نہیں۔ بہر وقت روتا ہے، بہر لحظہ فریاد کرتا ہے۔ اس پر رحم کیجیے لیکن محبوب پر کچھ اثر نہ ہوا اور یوں میری جو رہی سہی حیثیت تھی، وہ بھی ختم ہو گئی۔ ”مگر مجھ کو ڈبو آئے“ کی دو تعبیریں ہو سکتی ہیں اول وہی جو پیش کی جا چکی یعنی محبوب پر کچھ اثر نہ ہوا، دوم یہ کہ اب تک میں خود داری پر قائم تھا اور کبھی محبوب پر کوئی بات ظاہر نہ ہونے دی۔ دوستوں نے جو تقریر فرمائی، اس کے نتیجہ کیا نکلا؟ اثر تو ہو ہی نہیں سکتا تھا مگر میری خود داری کا بیڑا بھی غرق کر دیا۔

۹۔ شرح : دوست کہتے ہیں : ”اے غالب! محبوب کی بزمِ ناز کی صحیح کیفیت کون پیش کر سکتا ہے؟ وہ ایسی بزم ہے، جس کا پورا نقشہ بیان میں آ ہی نہیں سکتا۔ ہم بھی گئے تھے اور تیری تقدیر کو رو کر لوٹ آئے۔“

تقدیر کو رونے کے دو مفہوم ہیں، اول یہ کہ اس بزمِ ناز میں تجھے بار میسر نہیں اور حق یہ ہے کہ جسے بار میسر نہ ہو، سمجھ لینا چاہیے کہ اس کی قسمت پھوٹ گئی اور ایسی سیاہ نصیبی پر بے اختیار رونا آتا ہے۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے بزمِ ناز سے تیری دُوری کا حال محبوب سے کہہ دیا۔ گویا تیری کم نصیبی کا ذکر نہایت دردناک الفاظ میں کر دیا۔ تقدیر کو رونے کا مفہوم ہی یہ ہے کہ کسی کی کم نصیبی کی شکایت کی جائے۔